طبِّ جسمانی وطبِّ رُوحانی

مجرّباتِ امامِ غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مصنّفہ

حجۃ الاسلام امام ابوحامد محمّد بن محمّد بن محمّد الغزالی

ترجمہ

مولانا سیّد حافظ یاسین علی حسنی نظامی

الفیصل ناشران وتاجرانِ کُتب
غزنی سٹریٹ ○ اُردو بازار
لاہور

طبِّ جسمانی وطبِّ رُوحانی

مجرّباتِ امامِ غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ

مصنّفہ

حجۃ الاسلام امام ابوحامد محمّد بن محمّد بن محمّد الغزالی

ترجمہ

مولانا سیّد حافظ یاسین علی حسنی نظامی

الفیصل ناشران وتاجرانِ کتب
غزنی سٹریٹ ○ اُردو بازار لاہور

کوثر بُک ڈپو لالہ موسیٰ

Marfat.com

(جملہ حقوق بحقِ ناشر محفوظ ہیں)

نام کتاب . . . . . مجرّبات امام غزالیؒ

مصنف . . . . . امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر . . . . . الفیصل پبلشنگ کمپنی لاہور

مطبع . . . . . سندھ ساگر پرنٹرز لاہور

طبع . . . . . اوّل ۱۹۸۳

قیمت . . . . . مجلّد روپے

غیر مجلّد -/۶۵ روپے

Marfat.com

اور سلامت سے اُس کو باز رکھے۔ اور اس کا باعث روح کا قصور ذاتی یا تقصیر عرضی ہے۔ اور اسی طرح اس کے برعکس بھی ممکن ہے یعنی روح تمام عمر اکتساب اعمالِ شر میں صرف کرے اور آخری وقت ایسا فعل اُس سے صادر ہو جو اُس کے واسطے سعادت اور فلاحیت کا موجب ہو۔ اس کا باعث روح کا کمال ذاتی ہے چنانچہ یہی مضمون ایک صحیح حدیث مین حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منقول ہے +

عبداللہ بن مسعود کہتے ہیں۔ ہم سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان فرمایا۔ اور آپ صادق مصدوق تھے کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش اُس کی ماں کے پیٹ میں اس طرح ہوتی ہے کہ چالیس روز میں نطفہ مجتمع ہوتا ہے۔ پھر اُسیقدر عرصہ میں علقہ بنتا ہے۔ پھر اُسی انداز میں مضغہ بنتا ہے۔ پھر اللہ تعالےٰ اُس کے پاس چار باتیں لکھنے کے واسطے ایک فرشتہ بھیجتا ہے۔ خداوند تعالیٰ اُس سے فرماتا ہے کہ اس کا رزق اور عمل اور عمر لکھ۔ اور یہ بھی لکھ کہ یہ شقی ہے یا سعید۔ فرمایا پس وہ فرشتہ اُس کا رزق اور اُس کی عمر اور اُس کا عمل لکھتا ہے اور یہ بھی لکھتا ہے۔ کہ وہ شقی ہے یا سعید۔ پھر اُس کے بعد اُس میں روح پھونکی جاتی ہے۔ اور تم میں سے کوئی شخص جنت کے عمل کرتا ہے۔ یہاں تک کہ اُس میں اور جنت میں صرف ایک قدم کا فاصلہ رہ جاتا ہے۔ پھر اُس کی کتاب اُس پر سبقت کرتی ہے۔ اور اہل نار کے عمل پر اُس کا خاتمہ ہوتا ہے۔ اور دوزخ میں جاتا ہے۔ اور کوئی شخص اہل نار کے عمل کرتا ہے یہانتک کہ اُس میں اور دوزخ میں صرف ایک قدم رہجاتا ہے۔ پھر اُس کی کتاب (جو فرشتہ نے علم آلہی سے لکھی تھی) اُس پر سبقت کرتی ہے۔ اور اہل جنت کے عمل کرکے جنت میں داخل ہوتا ہے۔ یہ حدیث بہت بڑی ہے۔ اور اس میں عظیم الشان فوائد ہیں اور خبر دی گئی ہے رزق اور زندگانی کی تقدیر سے اور تبلایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہی مخلوق کو پیدا کرتا ہے۔ اور اُسی پر اُس کی حفاظت اور تربیت اور اُس کو مہلت دینا ہے۔ (تاکہ یہ اپنی انتہائی مقدار کو پہونچ جائے) اور اللہ تعالیٰ ہی انسان کے زندہ کرنے سے پہلے اُس کے تمام احوال کو مقدر کرتا ہے۔ چنانچہ حدیث میں روح کے پھونکے جانے سے اسی بات کی طرف اشارہ ہے (کہ روح پڑنے سے پہلے ہی سب باتیں لکھی جاچکی ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ

Marfat.com

کا روح پھونکنا صرف اُس کا فرمان اور حکم ہے +

اللہ تعالیٰ نے کل موجودات کو اختلاف کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ اور روح انسانی کی اضافت اپنی ذات عالی کی طرف فرمائی ہے چنانچہ آدم علیہ السّلام کے حق میں فرماتا ہے۔ سَوَّيْتُهٗ یعنے میں نے آدم کے قالب کو ترکیب دے کر قابل اور مستعد بنایا۔ ثُمَّ نَفَخْتُ فِيْهِ مِنْ رُّوْحِيْ۔ پھر میں نے اُس میں اپنی روح پھونکی۔ چنانچہ روح انسانی کو اپنی صفات اور کمال ذات کی طرف منسوب فرمایا ہے۔ اور اس اضافت سے مراد یہ ہے۔ کہ عاقل اس بات کو معلوم کرے کہ روح بدن سے جدا ہونے کے بعد مرتی نہیں ہے۔ اگر یہ شخص زندگانی میں نیک ہے تو موت کے بعد بھی نیک رہیگا۔ اور اگر زندگانی میں مشرک اور جاہل تھا تو موت کے بعد بھی شقی ہے۔ اور بدبخت اور مستوجب عذاب ہوگا +

موت صرف روح کا بدن سے جدا ہونا ہے۔ اللہ تعالیٰ آدم کی پیدائش سے فرشتوں پر فخر فرماتا ہے۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اُس کی پیدائش میں اپنی لطائف صنعت اور عجائب حکمتوں کا اظہار فرمایا ہے۔ اور اس کی ترکیب کی سات قسمیں مقرر فرمائی ہیں۔ سلالہ۔ نطفہ علقہ۔ مضغہ۔ عظم۔ لحم۔ جلد۔ اس کے بعد انشار ثانی ہے۔ اور ان اقسام سبعہ میں سے ہر تقسیم کواکب سبعہ میں سے ایک ایک سیارہ سے متعلق ہے۔ چنانچہ کتاب قدیم میں آسمان وزمین کی پیدائش کا ذکر فرما کر سات لطائف میں اظہار ارواح اور ترکیب اجساد کی طرف اشارہ فرمایا ہے۔ فرماتا ہے اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ یعنی بیشک تمہارا پروردگار وہ اللہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو چھ روز کے اندر پیدا کیا ہے۔ پس یہ بیان اوّل سلالہ سے آخر لحم تک کا ہے۔ فرماتا ہے۔ وَلَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ سُلٰلَةٍ مِّنْ طِيْنٍ۔ ثُمَّ جَعَلْنٰهُ نُطْفَةً فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ۔ ثُمَّ جَعَلْنَا النُّطْفَةَ عَلَقَةً فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظٰمًا فَكَسَوْنَا الْعِظٰمَ لَحْمًا۔ یعنی بیشک ہم نے انسان کو خالص اور چنندہ مٹی سے پیدا کیا ہے۔ پھر اُس کو نطفہ بنا کر رحم میں جگہ دی پھر نطفہ کو علقہ بنایا۔ پھر علقہ کو مضغہ بنایا پھر مضغہ کی ہڈیاں بنائیں۔ پھر ہڈیوں کو گوشت پہنایا

پہلی آیت میں آسمان وزمین کے ذکر کے بعد فرماتا ہے۔ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ

Marfat.com

یعنی پھر خداوند تعالیٰ عرش پر قائم ہوا یعنی روح ناطق جسم کے ساتھ متصل ہوئی - اور فرماتا ہے ۔ ثُمَّ اَنْشَأْنٰهُ خَلْقًا اٰخَرَ یعنی پھر ہم نے انسان کو دوسری پیدائش میں پیدا کیا۔ یعنی پیدا ہونے کے بعد حواس کا نشوونما ہوا پھر اللہ تعالیٰ صورتِ انسانی کے کامل طور سے پورا کرنے پر اپنی تعریف فرماتا ہے فَتَبَارَكَ اللّٰهُ اَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ یعنی برکت والا ہے خدا بہتر پیدا کرنے والا۔ اور اس کی معرفت اور ثنا انسان پر بھی واجب ہے جب کہ اس نے انسان کی پیدائش پر اپنی آپ تعریف فرمائی۔ کیونکہ جب وہ اس صورت کو پیدا کرکے اپنی تعریف فرماتا ہے ۔ پس اس صورت پر بھی لازم ہے کہ اپنے مصور کی تعریف کرے ۔ اور اس کی معرفت اور عبودیت بجالائے اور حواس کی عبودیت اور معرفت میں مشغول ہوگا۔ وہ اپنے عہدہ سے بری ہوگا۔ اور جو اپنی عمر کو لغویات میں تلف کریگا وہ قیامت کے روز بڑی بڑی حسرتیں دیکھے گا۔ اور ندامت کے دن سخت عذاب پائے گا۔

اور انہیں ساتوں مرتبوں کے ساتھ خداوند تعالیٰ نے تمہاری روح ناطقہ کے مرتبے بھی تم کو بتلا دیئے ہیں۔ کیونکہ نفس جب نطق پر قادر ہوتا ہے ۔ اس وقت بسلالہ سے اور جب اس نے اپنے صانع کو پہچانا اس وقت وہ نطفہ ہوا ۔ اور جب اس نے صاحب کی عبادت کی اس وقت وہ علقہ بنا اور جب اس نے غیر سے روگردانی کی مضغہ بن گیا پھر جب خفیات حکمت پہ مطلع ہوا عظم بن گیا۔ پھر جب اخلاقِ حمیدہ سے آراستہ ہوا۔ لحم (یعنی گوشت) اس پر پہنایا گیا۔ پھر جب معرفت عقلیہ اس پر غالب ہوئی اور نورانی جوہریت تمام پہنچی نشاۃ ثانیہ پیدا ہوئی۔ اور یہی وقت رحم بشریت سے اس کے پیدا ہونے اور فضائل ملائکیت میں داخل ہونے کا ہے اور اس کی تربیت بھی اس وقت نہایت خالص اور عمدہ دودھ کے ساتھ ہوگی یعنی علم تحقیق سے ۔ کیونکہ بچہ کثیف غذاؤں کا متحمل نہیں ہوتا ہے ۔ ورنہ مناسب ہے کہ یہ حالت دنیا کی زندگانی میں حاصل ہو جائے ۔ تاکہ کمال سعادت نصیب ہو۔

خلاصہ یہ کہ طالب دو ولادتوں کا ضرور محتاج ہے۔ ایک ولادت جسم کے پیدا ہونے کے بعد رحم مادر سے جس کے بعد کی غذا دودھ ہے ۔ دوسری ولادت روح کی عقل کے ساتھ کامل ہونے کے بعد رحم طبیعت سے ہے ۔ اور ولادت کے بعد کی غذا تحقیق کا دودھ

ہے جو پستان تحقیق سے اُترتا ہے۔ قَدْ عَلِمَ كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ یعنے ہر شخص نے اپنے پینے کی جگہ جان لی +

اسی مضمون کی طرف کلمۃ الحق اور مسیح الخلق حضرت عیسٰے علیہ السلام نے اشارہ فرمایا ہے فرماتے ہیں ملکوت سمٰوٰت میں وہی شخص داخل ہوگا جو دو مرتبہ پیدا ہوا ہے اور جو شخص رحم طبیعت اور مادر شہوات سے بدن کی موت سے پہلے پیدا نہیں ہوا ہے۔ وہ آخرت میں نہ درجہ پائیگا۔ نہ جنت میں اُس کو کوئی منزل ملے گی کیونکہ دنیا مزرعہ آخرت ہے۔

جس نے اپنی کھیتی میں کانٹے بوئے۔ وہ انگور نہیں کاٹنے کا۔

پس حقیقت میں سُلالہ آدم ع کی خلقت ہے۔ اور نطفہ نوح ع کی دعوت او علقہ ابراہیم کی رؤیت اور مُضغہ موسٰی ع کا استماع اور عظم عیسٰے ع کا زہد اور لحم اور جلد عرب قبیلہ اور نشاۃ ثانیہ حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ ہی کے اندر صورت انسانیہ پوری ہوئی ہے۔ اور اسی باعث سے حدیث قدسی میں خداوند تعالے نے فرمایا ہے لَوْلَاكَ لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاكَ یعنی اے محمد اگر تم کو پیدا نہ کرتا تو افلاک بھی پیدا نہ کرتا وَلَمَا خَلَقْتُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ اور البتہ جنت و دوزخ کو بھی پیدا نہ کرتا۔

معلوم ہو کہ انسان جب اپنی پیدایش کی کیفیت معلوم کر کے تحصیل مہمات میں مشغول ہوگا عذاب الیم سے نجات پائیگا۔ اور جس وقت رحم بدن سے تولد ہوگا۔ خداوند تعالیٰ اُس کو شراب طہور رحیق مختوم سے پلائے گا۔ پس لازم ہے۔ کہ طبعی لذتوں میں انہماک اور قضاء شہوات میں اشتغال نہ رکھے تاکہ تیری روح بدن سے مفارقت اختیار کرنے کے بعد آتش دوزخ کی سوختگی میں مبتلا نہ کی جائے۔ اور سب سے بڑی شقاوت دیدار الٰہی سے محروم ہونا ہے اور سب سے بڑی سعادت اُس کی رضامندی اور نور لقا کا حاصل کرنا۔ کیونکہ جس کو لقاء الٰہی حاصل ہوئی وہ ہمیشہ نعمت و لذت اور سعادت و فرحت کے ساتھ باقی ہوا اور جنت میں اُس کو اُنس اور روح و ریحان نصیب ہوگی۔ ہمیشہ اس میں رہے گا۔ جب تک [illegible] اور یہ خدا تعالیٰ کی ایسی بخشش ہے۔ جو کبھی منقطع نہ ہوگی اور [illegible] مختلف ہیں۔ ایک سے ایک اعلےٰ ہے حد ہو ہے۔ جو نہ

Marfat.com

مقطوعہ ہیں نہ ممنوعہ اور عمدہ عمدہ بچھونے۔

اب تم یہ کوشش کرو کہ طبعی شہوات سے تمہاری موت کے وقت سے پہلے تمہارا تولد واقع ہو جائے۔ کیونکہ انسانی شرف یہی ہے کہ انسان روحانی شخص بن جائے۔ اور روح اور قلب کے ساتھ ایسا تصرف حاصل کرے کہ شیطانی قوت بالکل مغلوب ہو جائے +

دوسری فصل بدن کی تشریح میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ نَّبْتَلِيْهِ فَجَعَلْنٰهُ سَمِيْعًا بَصِيْرًا[1] معلوم ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ سے انسان کو عالم کبیر کا ایک نمونہ بنایا ہے۔ اور دو قسموں میں اس کو منقسم فرمایا ہے۔ ایک نفس طاہر لطیف اور دوسرا جسم کثیف اور ان دونوں میں روح حیوانی کو وسیلہ قرار دیا ہے۔ جو ان دونوں کی حفاظت اور صلاحیت ارادۂ الٰہی سے قائم رکھتی ہے جسم کی بنیاد دو قائموں یعنی دو ستونوں پر کی گئی ہے۔ جو اس کی حفاظت کرتے ہیں۔ اور وہ دونوں پیر ہیں۔ اور دو پر اس کو دیئے گئے ہیں۔ جن سے یہ قبض وبسط اور لین دین کرتا ہے یعنی دونوں ہاتھ اور چند مخبر اس کے ماتحت کیے گئے ہیں۔ یعنی حواس خمسہ۔ یہ جسم بمنزلہ ایک آباد مکان کے ہے جس کے اندر یہ اخلاط اربعہ ہیں جو ارکان اربعہ سے پیدا ہوتی ہیں۔ پہلی خلط بلغم ہے۔ یہ خون ہے۔ جو ہنوز پختہ نہیں ہوا۔ دوسری خلط خون ہے یعنی وہ بلغم جو پختہ ہو گیا۔ تیسری خلط صفرا ہے۔ یعنی خون کی جھاگ یا کف۔ چوتھی خلط سودا ہے۔ یعنی خون کا تلچھٹ[2]۔ بدن کے تمام اعضا انہیں چاروں خلطوں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور ہر عضو کو اس کا حصہ دیا جاتا ہے۔ اور ہڈیاں بدن میں مثل ستونوں کے ہیں جن کو پٹھوں کی طنابوں سے مضبوط اور محفوظ کیا گیا ہے۔ اور رگیں بدن کی نہریں ہیں۔ ان میں خون جاری رہتا ہے۔ اور ہڈیوں کے جوڑوں کو عضلات سے ترکیب دی گئی ہے۔ اور اعصاب نے باندھ کر عروق سے ان کو برابر کر دیا ہے۔

---

[1] یعنی بیشک ہم نے پیدا کیا انسان کو مرکب نطفہ سے تاکہ اس کی آزمائش کریں۔ پھر اسی واسطے اس کو سننے والا اور دیکھنے والا بنایا۔ [2] یعنی پھیلیاں ۔